سوال

(290) مسئلہ وراثت۔ 5

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد صاحب فوت ہوئے تو ان کے دو بیٹے زندہ تھے، اور ایک بیٹا ان کی زندگی میں فوت ہو گیا تھا، فوت ہونے والے بیٹے کے دو بیٹے یعنی مرحوم کے دو پوتے ہیں، میرے والد نے ان کے حق میں وصیت کی کہ انہیں کل جائیداد سے تیسرا حصہ دیا جائے، میری والدہ بھی زندہ ہے، مرحوم کی چوبیس بیگہ زمین شرعی طور پر کیسے تقسیم کی جائے، قرآن وسنت کی روشنی کے مطابق فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرطِ صحت سوال صورت مسؤلہ میں سب سے پہلے وصیت کا اجرا ہو گا جو مرحوم کی دو پوتوں کے لیے ہے، کیونکہ قرآن کریم کے مطابق تقسیم میراث سے پہلے قرض کی ادائیگی اور وصیت کا نفاذ ضروری ہوتا ہے، مرحوم کی چوبیس بیگہ زمین ہے اس کا تیسرا حصہ آٹھ بیگے مرحوم کے دونوں پوتوں کے لیے ہوں گی باقی سولہ بیگوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی دو بیگے اس کی بیوہ کے لیے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تمہاری اولاد ہے تو پھر ان بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔'' [1]

بیوہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے گا وہ دو بیٹوں کو برابر تقسیم کر دیا جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصہ والوں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے مذکر قریبی رشتہ داروں کو دیا جائے۔'' [2] سات، سات بیگے دونوں بیٹوں کو مل جائیں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۲۔

[2] صحیح بخاری، الفرائض: ٦٧٣٢۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث